السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(جولوگ میت کے گھر تین دن تک ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعا کرتے ہیں، کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟ (حاجی نذیر خان داماں حضر

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کے گھر یا اہل میت کے پاس جاکر، تین دن تک بار بار ہاتھ اٹھاکر دعا کرنے کا کوئی ثبوت اسلام میں نہیں لہذا اسلام میں نہیں لہذا یہ کام بدعت ہے۔

(مفتی رشید احمد لدھیانوی دیوبندی نے لکھا ہے : تعزیت کی دعا میں ہاتھ اٹھانا بدعت ہے " (احسن الفتاوی ج4 ص 245

دیوبندی مدرسے خیر المدارس ملتان سے فتویٰ جاری ہوا:

(تعزیت مسنونہ میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام سے ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنا ثابت نہیں " (رجل رشید تصنیف نعیم الدین دیوبندی ص 173"

دارالعلوم " دیوبند کے مفتی نے فتویٰ لکھا":

تعزیت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کیف ما اتفق انفرادی طور پر میت کے گھر جائے اور گھر والوں کو صبر کی تلقین کرے اور تسلی کے کچھ کلمات کہہ دے، ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت نہیں۔ " (حبیب الرحمن دیوبندی کا فتویٰ" (بحوالہ رجل رشید ص 170

دیوبندی مدرسے دارالعلوم کراچی والوں نے فتویٰ دیا:

(مروجہ طریقہ کے مطابق تعزیت کے لیے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا اور دعا کرنا شرعا ثابت نہیں ہے۔ اس لیے تعزیت کیلیۓ رسمی طور پر ہاتھ اٹھانا درست نہیں۔ " (رجل رشید ص 171"

(حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس کام کو بدعت اور غیر ثابت قرار دے کر بھی تعزیت کی اجتماعی دعاؤں میں سرگرم رہتے ہیں۔ ! (الحدیث: 61

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب الجنائز۔صفحہ514

محدث فتویٰ